نزدیک خدا اور بندے کے درمیان کسی تیسرے شخص کا وجود کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اجتماعی نقطۂ نظر سے بھی دیکھئے تو اسلام ایک سیکولر نظام کا حامی ہے۔ معلوم ہوتا ہے الازہر کی متعین پالیسی ہمیشہ یہی رہی ہے کہ اسلامی اصولوں کی اصل روح کی پیروی کی جائے۔ یہ ضرور ہے کہ حالات کی نامساعدت کی وجہ سے کبھی کبھی اس راستے سے اسے ہٹنا پڑا ہے۔ امام عبدہٗ سے ڈاکٹر طٰہٰ حسین کے دور تک الازہر نے اول درجہ کے رہنما، منتظم اور مفکر مصر کو عطا کئے ہیں۔ اور جہاں تک مشرق قریب اور عرب ممالک کا تعلق ہے وہاں کے ملکی معاملات میں بھی بہت سے ازہر کے فارغ شدہ لوگ داخل رہے ہیں۔ گو یہ صورت حال اسی وقت تک تھی جب تک ان ممالک کو سامراجی ریشہ دوانیوں نے اپنے شکنجے میں نہیں لیا تھا۔ مشرق کی ایک جدید جمہوریہ انڈونیشیا کی حکومت اور پارلیمنٹ کے بہت سے ممبر الازہر ہی کے فارغ شدہ ہیں۔ ندوۃ العلماء اور دار المصنفین کے بانی اور علی گڑھ کالج کے معماروں میں سے ایک معمار مولانا شبلی نعمانی جامعہ ازہر ہی کے فارغ التحصیل[1] تھے۔ زندہ شخصیتوں میں ہندوستان میں مولانا ابوالکلام کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں[2]۔

چونکہ اسلام کا بنیادی فلسفہ یہ رہا ہے کہ اچھے اور کارآمد شہری پیدا کئے جائیں اس لئے الازہر نے ہمیشہ اس بنیادی مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ ازہر کا طالب علم یا تو سیاست داں بن کر نکلتا ہے یا ماہرِ تعلیم۔ البتہ خود مصر میں یہ صورت حال نہیں ہے اس لئے کہ ازہری طلباء کی ایک بڑی تعداد کو حکومت کی ملازمتوں یا سفارتی کاموں پر مامور کیا جاتا ہے۔

جامعہ ازہر نے سائنٹفک تعلیم کے سلسلہ میں بھی کافی کام کیا ہے۔ ریاضی، علم طبیعات و کیمیا، اور علم نجوم کے سلسلہ میں، بیش بہا اضافے کئے ہیں۔ اس یونیورسٹی سے نہ صرف مشرقی ممالک بلکہ یورپ کے مختلف ممالک کے بہت سے طالب علم بھی بے قاعدہ طور سے مختلف شکلوں میں جامعہ ازہر کی کلاسوں میں بیٹھتے ہیں۔

جامعہ ازہر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس نے یونیورسٹی کے ماحول کے اعلیٰ ترین معیار کو ہمیشہ قائم رکھا ہے۔ یعنی مختلف مدرسہ ہائے خیال کو بیک وقت اور ہر زمانہ میں برداشت کیا ہے۔ شیخ المراغی نے مسلم فرقوں کے اتحاد کے پیشِ نظر "فرقوں کے اتحاد کی تحریک" کے نام سے ایک تحریک چلائی تھی جو دنیا بھر میں بہت پسند کی گئی۔

اسلامی دنیا کے مدبرین عموماً اور مصر کے خصوصاً الازہر کی ہیئت اور نوعیت کے سلسلہ میں اس وقت

---

[1] یہ درست نہیں ہے (مصحح) [2] یہ بھی درست نہیں